نہ کرو

گذشتہ ایام اپنی تلخ یادیں چھوڑ کر گزر گئے ان دنوں میں کیسے کیسے سانحات رونما ہو گئے لاہور میں اسلام کے عظیم مبلغ وداعی حافظ ابراہیم سلفی کو انکے گھر کی دہلیز پر شہید کر دیا گیا۔ سانحہ سیالکوٹ اور ملتان کتنے گھروں میں صف ماتم بچھا گئے کتنے سہاگ اجڑے اور کتنی گودیں ویران ہو گئیں۔ کراچی میں مفتی محمد جمیل اور مولانا نذیر تونسوی دہشت گردی کا شکار ہو گئے۔ یہ فکر ہر ذی شعور کو دامن گیر ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہر دو چار ماہ بعد چند ایسی وارداتیں اور سانحات وقوع پذیر ہو جاتے ہیں کہ جن کی تلخیاں عرصہ دراز تک باقی رہتی ہیں۔ حالانکہ اب یہ قطعاً شیعہ، سنی کا جھگڑا نہیں ممکن ہے کسی دور میں یہ مذہبی لڑائی رہی ہو لیکن اب مذہبی جماعتوں پر عموماً اور دہشت پسند تنظیموں پر خصوصاً جو حالات گزر رہے ہیں ان حالات میں اتنے منظم اور وسیع پیمانے پر ایسے واقعات کا رونما ہونا ناممکن ہے۔

اب تجزیہ نگار حالات وواقعات کی روشنی میں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ان سانحات کا تجزیہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ حکومت خود کروا رہی ہے تا کہ قوم کی توجہ دیگر مسائل سے ہٹی رہے۔ کوئی کہتا ہے یہ مذہبی جماعتوں کے گرد مزید گھیرا تنگ کرنے کی کوشش ہے کہ اس بدامنی اور دہشت گردی کی آڑ میں مذہبی جماعتوں پر پابندی لگا دی جائے۔ کسی کا خیال ہے کہ یہ حکومت کی مجلس عمل کو وردی کے مسئلہ پر ممکنہ تحریک سے باز رکھنے کیلئے پیش بندی ہے بعض یہ تجزیہ کرتے ہیں کہ حکومت مخالف لابی جو بااختیار بھی ہے اور وسائل سے مالا مال بھی وہ مذہبی جماعتوں کو حکومت کے خلاف تحریک کیلئے کھڑا کرنا چاہتی ہے۔ الغرض: ہر کوئی اپنی اپنی بولی بول رہا ہے اور پولیس تو ماشاء اللہ جان چھڑانے کیلئے رٹی رٹائی رام کہانی سنا دیتی ہے کہ یہ خودکش حملہ تھا تا کہ وہ مزید تفتیش اور مجرموں کی تلاش سے اپنی جان چھڑا سکے حالانکہ یہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مجھے ان سطور میں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ یہ کسی کا بھی کام ہو اسے اس سے باز آ جانا چاہیے کیونکہ یوں بے گناہ انسانوں کا قتل کسی بھی مذہب یا اخلاق وکردار کے کسی بھی درجہ میں جائز نہیں بلکہ قابل مذمت ہے۔ اپنے ہاتھوں اپنے ملک کو کمزور کرنے کی نادانستہ کوشش ہے۔ جس ملک میں آپ رہ رہے ہیں اس کے وسائل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اس ملک کا آپ پر یہ حق ہے کہ اس کے استحکام کیلئے کوشش وجدوجہد کریں نہ کہ اسے غیر مستحکم اور کمزور کرنے کی شعوری یا غیر شعوری کسی کوشش کا حصہ بنیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ مذہبی جماعتوں میں اتنا دم خم نہیں ہے کہ یہ آپس میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کریں یا رکھیں۔

آج کی خبر

ف۔ر۔ی

جہاں تک حکومت کے خلاف کسی تحریک کا اندیشہ ہے یہ بھی موجودہ حالات میں مذہبی جماعتوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی مجلس عمل کی شکل میں اپنا مکھن نکال کر حکومت کے منہ کو لگا چکی ہیں یا انہیں حکومت کی چاٹ لگ چکی ہے اس لئے مذہبی جماعتوں کے متعلق کسی وسوسے کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ رہی بات مجلس عمل کی اس کے بارے میں تو شاید یہ خواب دیکھنا بھی گناہ ہے کہ وہ کسی مسئلہ پر کسی بھی وقت حکومت کے خلاف کوئی قدم اٹھائے گی۔

دور نہیں جائیے گا ابھی کل کی بات ہے کہ وردی کو قانونی تحفظ دینے یا دلانے والی بھی تو مجلس عمل ہی تھی تو کیا اب یہ اپنا تھوکا ہوا چاٹنے کیلئے تیار ہو جائے گی۔ امید تو یہی رکھنی چاہیے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ جو لوگوں کو خوش فہمی ہے یا اے۔ آر۔ ڈی اب دوبارہ مجلس عمل کے جھانسے میں آ رہی ہے۔ یہ محض ان کی خوش فہمی ہی ہے۔ یہ بات امید کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ مجلس عمل اب بھی حکومت کا کھیل کھیل رہی ہے اور عین وقت پر یہ ''اسلام کی سربلندی اور قوم وملک کے وسیع تر مفاد کیلئے'' اپوزیشن کو چھوڑ کر حکومت کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی یا پھر بائیکاٹ کا ڈھونگ رچا لے گی۔ اب بھی اس کی ساری کی ساری تگ ودو صرف اپوزیشن کی تحریک کو غلط خطوط پر چلانے کی کوشش ہی ہے کہ یہ متحد ہو کر کہیں تحریک کو صحیح رخ پر نہ لے آئیں۔ اس لئے تمام دیدہ اور نادیدہ قوتوں کو اپنے نظریات پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور کم از کم اپنے محدود ترین مفادات کیلئے بے گناہ اور معصوم لوگوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو نہیں رنگنا چاہیے۔ ہم تو گذارش ہی کر سکتے ہیں سو وہ ہم نے کر دی۔

یا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک عزیز کی خیر فرمائے اور قوم کو غیرت مند، صالح، متقی، پرہیزگار اور خوف خدا رکھنے والی قیادت نصیب فرمائے۔ آمین